



4925CH07

## قطعہ

قطعہ ایک ایسی مختصر نظم ہے جس میں اشعار کی تعداد متعین نہیں ہوتی۔ عام طور پر اس میں چار مصروفے ہوتے ہیں۔ اس کے لیے کوئی بھر مخصوص نہیں ہے۔ اس میں کسی خاص خیال یا تجربے کو پوری شدت اور وحدتِ تاثر کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔

کلاسیکی شاعروں کے یہاں قطعہ عموماً غزل کے اشعار میں ملتا ہے۔ غزل کے ایسے دو یادو سے زیادہ اشعار جن میں کوئی مضمون یا خیال تسلسل کے ساتھ پیش کیا جائے انھیں قطعہ بند اشعار کہتے ہیں۔ قطعہ بند اشعار کی اس روایت کو بعد کے شعراء نے مزید وسعت دی اور اسے ایک علاحدہ صنف کا مقام عطا کیا۔

قطعہ چوں کہ غزل سے برآمد ہوا ہے اس لیے یہ غزل کی بیت میں کہا جاتا ہے۔ اس میں ہر شعر کے دوسرے مصروفے میں قافیہ کا خیال رکھا جاتا ہے۔ تاہم غزل کے برخلاف قطعہ کے پہلے دونوں مصروفے ہم قافیہ نہیں ہوتے یعنی اس میں مطلع نہیں ہوتا۔

غزل کے اشعار کے پیچ قطعہ گوئی کی روایت قدیم زمانے سے چلی آتی ہے۔ البتہ ایک علاحدہ صنف کے طور پر اسے استحکام عطا کرنے والوں میں وحید الدین سلیم اور اختر انصاری خاص ہیں۔ بعد میں احمد ندیم قاسمی اور نزیش کمار شاد نے قطعہ گوئی کے فن کو فروغ دیا۔

جیسا کہ اوپر ذکر آیا، قطعہ میں عام طور پر چار مصروفے ہوتے ہیں۔ رباعی بھی چار مصروفوں کی ایک نظم ہوتی ہے۔ لیکن ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ رباعی کے لیے بھرہنگ کے کچھ خاص اوزان مخصوص ہیں جبکہ قطعہ غزل کی طرح ہر بھر میں کہا جا سکتا ہے۔

نیچے قطعہ کی ایک مثال دیکھیے:

ہلکی ہلکی پھوار کے دوران میں	دفعتاً سورج جو بے پردہ ہوا
میں نے یہ جانا کہ وحشت میں کوئی	روتے روتے کھلکھلا کر نہ پڑا
('دھوپ اور مینہ، اختر انصاری)	